تیرے خواب
اب تو سرِ شام ہی سو جاتا ہوں مَیں اکثر!
جاگتے رہنے سے ہو جائیں نہ کہیں "نایاب" تیرے خواب
اِقبال احمد پسوال

مُدت سے ھُوں، "آہ" کہتے کہتے،
تھکتے نہیں احباب، "واہ"کہتے کہتے.

بات بات وہ، ترکِ تعلق کہے،
ھر بار ھو جواب میرا، نِباہ کہتے
کہتے۔

10:52 PM

اِک سہانا سا خیال ہو تُم،
صدِیوں پے مُحیط، سال ہو تُم۔

سمجھ سکا، نہ جان پایا مَیں،
ایسا پیچیدہ، سوال ہو تُم۔

اقبال احمد پسوال

آج شَب مَیں نے دیکھا، **عِید کا چاند**
تھا میری ھی طرح تَنہا **عِید کا چاند**

بَھرِی بَستی میں تھا، **وہ** ایسا شھکار،

جَیسے سِتاروں میں ھو یَکتا **عِید کا چاند**

عِید آئ،رنگ و خُوشبو ھے چار سُو مگر،
میرے دھیان میں بَس رھا **عِید کا چاند**

پچھلے برَس کِیا تھا وعدہ مِلنے کا،
کِتنا ھے اپنے وعدے کا سَچّا **عِید کا چاند**۔

میرے سوئے رھے بَخت اب کے سال بھی،
جانے کِس کو دے گیا دُعا **عِید کا چاند**

ھوتی ھے جو دیکھ کر، حالتِ دِلِ اِقبال،
یُوں کِسی کو نہ دکھائے خُدا عِیدکا چاند

اِقبال احمَد پَسوَال

مَر جاؤں گا، تَو کُھلے گا یہ عُقدَہ،
کِتنا تھا خُودّار، یہ عام سا بَندہ۔

اِقبَال احمَد پَسوَال

عام سا بَندہ ہُوں مَیں،
مُجھے اِتنا عام نہ کِیجئے۔

اقبال احمد پسوال

وہ خَیال تھا، جو خَیال میں رہا،
وہ خیال آخِر تکمِل ہو گیا۔

مَیں مُکَمَل تھا، مگر مُحَبَت میں،
پہلے آدھا ہُوا، پِھر تحلِیل ہو گیا۔

اِقبَال آحمَد پَسوَال

میرا پسندیدہ، میرا شعر

جَنّت کی طَلَب پِھر رہتی نہیں اِقبالؔ
مَاں کے قَدمُوں کو جَب چُھو لیتا ہُوں۔

اِقبال آحمد پَسوال

مَر گئے ہَوتے ہَم، کب کے اِقْبَال،
دَردِ دِل نے مَگر! دَوا کا کام کِیا۔

اِقْبَال آحْمَدْ پَسْوَالْ

اندر ہی اندر ٹُوٹ رہا ہُوں،
یعنی اب تک، جُھوٹ رہا ہُوں-

رُلایا ہے ناں، تُو نے ہمیشہ،
لے زِندگی،مَیں، رُوٹھ رہا ہُوں-

اِقبَال آحمَد پَسوال

آتے ہیں لَوگ، رہتے ہیں، چلے جاتے ہیں،

دِل نہیں شاید، کِرائے کا مکان رکھتا ہُوں مَیں۔

اِقْبَالْ اَحْمَدْ پَسْوَالْ

کاش! کوئ پَڑھتا، میری نَظرُوں سے پیغامِ مُحَبَت،
عُمر گزری ھے اِقْبَالْ، لَفظُوں کو اَشعار کرتے۔

اِقْبَال اَحمَد پَسوَالْ

مُختَصَر تو یہ ھے کہ
مُختَصَر رہ گیا ھُوں،

مَٹی کا پُتلا تھا نا!
آخِر! ڈھے گیا ھُوں.

شاعر، اقبال احمد پسوال

نِیند آنکھوں سے دُور ھے
اور بدَن، **تھکن** سے چُور ھے

طبِیب کو سمجھ نہ آیا لیکِن
درد اِس دِل میں ضرُور ھے.

شاعر، اقبال احمد پسوال

جمالِ مُحَمَّد تو جمالِ مُحَمَّد ھے
جمالِ مُحَمَّد کا کمال کیا لِکھوں مَیں،

جمالِ مُحَمَّد اوّل، جمالِ مُحَمَّد آخِر،
جمالِ مُحَمَّد کا اِقبال کیا لِکھوں میں۔

صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

شاعر، اقبال احمد پسوال

حادِثہ آج یہ پھر ہُوا
پرندہ رہا اِک بے پَر ہُوا.

سب تھے عُشاق,مگر نام بدلے
کوئ غالب ومِیر کوئ ساغر ہُوا.

بہت بدل کر دیکھے مکان لیکن
میرے وجود سے نہ کوئ گھر ہُوا.

بہت بچے عِشق سے لیکن!
نہیں ہُوا عِشق, مگر ہُوا.

چلو اقبال اب گھر لَوٹ چلیں
ویران رستے, اور وقتِ سحر ہُوا.

شاعر,اقبال احمد پسوال.

اَنداز نظر ہے، کِسی اور کے لِئے،
مَگر! لُطفِ نظر ہے، کِسی اور کے لِئے۔

پَہلُو میں لِئے پھِرتا ہُوں ہَر دَم،
یہ دِل مگر، ہے کِسی اور کے لِئے۔

خُود دُھوپ میں جَل رہا ہے لَیکِن،
سائہِ شَجر ہے، کِسی اور کے لِئے۔

دِن بَھر مُشَقَّت، مَگر فَقَط چَند سِکّے؟
مَزدُور کا ہُنَر ہے،کِسی اور کے لِئے۔

کِیوں کر لِکّھ پَاؤُں مَیں، آپنا غَم یارَو،
اِقبَالْ سُخَنوَر ہے، کِسی اور کے لِئے۔

اقبَال آخمَد پَسوَال۔